سرکاری رپورٹ

گیارھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس منعقدہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۵ء بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۲
۴	غیر سرکاری کارروائی	
	قرارداد نمبر ۵۹ منجانب سید شیر جان بلوچ (قرارداد منظور ہوئی)	۲
	قرارداد نمبر ۴۳ منجانب مولانا عبدالباری (قرارداد منظور ہوئی)	۱۶

جناب اسپیکر ——————— عبدالوحید بلوچ

جناب ڈپٹی اسپیکر ——————— ارجن داس بگٹی

سیکرٹری اسمبلی ——————— اختر حسین

سرکاری رپورٹ   گیارھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۵ء
مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۱۶ ھجری بوقت تین بجکر پچیس منٹ (سہ پہر) زیر صدارت
جناب عبدالوحید بلوچ ۔ اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ اللہ کے نام سے شروع جو الرحمٰن اور رحیم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

ترجمہ:۔ ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے، جو رحمت والا ہے اور جسکی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالامال کر رہی ہے۔ جو اُس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئیگا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے اپنی ساری [illegible] مدد مانگتے ہیں (خدایا!) ہم پر سعادت کی سیدھی راہ کھول دے وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ [illegible] ہم کیا، انکی نہیں جو پھٹکارے گئے۔ اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر چونکہ آج کی کارروائی میں سوالات نہیں ہیں لہٰذا وقفہ سوالات کو ختم کیا جاتا ہے۔ رخصت کی درخواستیں اگر کوئی ہوں تو سیکرٹری اسمبلی پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی)
نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب نے ناسازیٔ طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی
میر عبدالمجید بزنجو صاحب صوبائی وزیر نے ناسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی
جناب شوکت بشیر مسیح کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار ثناء اللہ زہری صاحب کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لیے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر
سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی نوابزادہ میر لشکری رئیسانی صوبائی وزیر نے طبیعت ناساز ہونے کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر ظہور حسین کھوسہ صاحب کے ایک قریبی عزیز کا انتقال ہو گیا ہے اس لیے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ ؟

(رخصت منظور کی گئی)

غیر سرکاری کارروائی

جناب اسپیکر سید شیر جان بلوچ صاحب اپنی قرار داد نمبر ۹۵ پیش کریں۔

سید شیر جان بلوچ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء میں خصوصی شق کا اضافہ کرے کہ صوبائی اسمبلی کی نشست کے لیے امیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک اور قومی اسمبلی و سینیٹ کی نشست کے لیے امیدوار کا گریجویٹ ہونا لازمی قرار دیا جائے تاکہ قانون سازی کے عمل میں خاطر خواہ اور بہتر نتائج حاصل ہوسکیں۔

جناب اسپیکر

قرار داد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء میں خصوصی شق کا اضافہ کرے کہ صوبائی اسمبلی کی نشست کے لیے امیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک اور قومی اسمبلی و سینیٹ کی نشست کے لیے امیدوار کا گریجویٹ ہونا لازمی قرار دیا جائے تاکہ قانون سازی کے عمل میں خاطر خواہ اور بہتر نتائج حاصل ہوسکیں

جناب اسپیکر

سید شیر جان صاحب اس کی ایڈمنسٹریبلٹی کے متعلق بات کریں۔

سید شیر جان بلوچ

جناب اسپیکر! یہ قرار داد میں نے اس اسمبلی میں پیش کرنے کی جسارت اس لیے کی ہے کہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اسمبلیوں میں جو لوگ آتے ہیں ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ قانون سازی کریں اور پالیسیاں بنائیں جو صوبے کے لیے اور ملکی مفادات کے لیے ضروری ہوں۔ اور ایسی پالیسیاں بنائیں جس سے ملک کی ترقی ہو سکے۔ یا ملک کو ترقی یافتہ ممالک کے برابر کر سکیں۔ لیکن ہمارے ملک میں بدقسمتی سے تعلیمی تناسب بہت پیچھے رہا ہے لیکن ہم اب اکیسویں صدی میں داخل ہو چکے ہیں دنیا بہت ترقی کر چکی ہے ہمارے ایوان میں بھی ضروری ہو گیا ہے کہ ایسے تعلیم یافتہ اشخاص آ جائیں کہ وہ کم از کم پالیسی اپنے ملک کے لیے اپنے عوام کے لیے اپنے حلقے کے لیے ایسی پالیسی ترتیب دیں تاکہ اس صوبے میں اس ملک اور چاروں صوبوں میں ایسی پالیسی ہو کہ وہ ترقی کی طرف گامزن ہو سکیں۔ اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے گا۔ اس ایوان میں ایسا سمجھ لیا گیا ہے کہ بلدیاتی کونسلر منتخب ہو کر اپنے حلقے کے کچھ سکول اور کچھ ترقیاتی کام کرنے ہیں لیکن جو اصل مسئلہ ہے۔ اصل منزل ہے پالیسی بنانا قانون سازی کرنا۔ قانون سازی میں جو ربط ہے اس کو تواتر کے ساتھ ایسا پالیسی بنانا کہ وہ اپنے حلقے کے لیے صحیح پالیسی بنائیں۔ اس پسماندہ صوبے کو دوسرے صوبوں کے برابر لانے کے لیے کوئی راہ ہموار کر سکیں۔ تو میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ اس قرارداد کی مکمل حمایت کریں۔ تاکہ ہمارا ایوان میں صوبائی اسمبلی کے لیے میٹرک اور پھر قومی اسمبلی کے لیے گریجویٹ ہونا لازمی قرار پائے۔ تاکہ یہاں اچھی پالیسیاں اور بہتر قانون سازی کی راہ ہموار ہو سکے اور یہاں ہم یہ چیز کر سکیں

جناب اسپیکر

وزیر قانون و پارلیمانی امور

عبدالقہار خان ودان وزیر جنگلات

جناب اسپیکر جہاں تک قرار داد کا تعلق ہے جو شیر جان صاحب نے قرارداد پیش کی ہے یہاں تک تو ٹھیک ہے کہ جو قانون ساز اسمبلی ہے اس میں قانون سازی ہونی چاہیئے۔ یہ صحیح ہے لیکن اگر ہم یہ قرارداد اس بنیاد پر پاس کریں کہ صوبائی اسمبلی کے ممبر ہونے کے لیے میٹرک ہونا لازمی ہے۔ یہاں پر ہمارے علاقے اور خاص کر ہمارے صوبے میں قبائلی رسم و رواج ہے اور ساتھ ہی یہاں پر تعلیم بہت کم ہے اس لیے یہاں پر کئی ایسے غیر تعلیم یافتہ افراد ہوتے ہیں اور ہماری اسمبلی میں بھی کئی ان پڑھ ہیں تعلیم یافتہ نہیں ہیں وہ بھی حکومت چلاتے ہیں اور اسمبلی میں بھی ان کا اچھا رول ہے۔ میرے خیال میں وہ تعلیم یافتہ لوگوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے یہ ضروری نہیں کہ ہم اس قرارداد کی پابندی کریں۔ بہت سے لوگ ہیں وہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں وہ بول سکتے ہیں جان سکتے ہیں اور اس اسمبلی کے قابل ہیں اور اس اسمبلی میں اپنا رول اچھے طریقے سے ادا کر سکتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ قرارداد جو سید شیر جان صاحب لاتے ہیں ہم اس کی حمایت نہیں کرتے ہیں مخالفت کرتے ہیں ہم اس حد تک تو اس کی حمایت کرتے ہیں کہ اسمبلی قانون سازی کرے لیکن قانون سازی کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ایم پی اے میٹرک پاس ہو ہمارے بیوروکریٹ ہیں سیکرٹری ہیں محکمہ قانون ہے وہ قانون لاتے ہیں اور یہاں پاس ہوتے ہیں۔ اور اس پر ہمارے بغیر تعلیم یافتہ لوگ اس پر زیادہ بول سکتے ہیں یہاں پر جو ہماری پارٹیاں ہیں جمیعت العلمائے اسلام ہے وہ بول سکتے ہیں اور ہر پہلو پر بولا ہے انہوں نے اس میں اپنا رول ادا کیا ہے اس لیے میں اس کی حمایت نہیں کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر

آپ اس کی حمایت کرتے ہیں۔؟

وزیر جنگلات

ہم مخالفت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر

کوئی اور معزز رکن۔ مولانا عبدالباری صاحب

مولانا عبدالباری

اس قرارداد کی حمائیت ہم ضرور کریں گے مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ بشرطیکہ اس میں ترمیم کی جائے۔ کیوں کہ انہوں نے قرارداد کا حوالہ دیا ہے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کا۔ ۱۹۷۳ء کے آئین میں اسلامی قوانین کا باقاعدہ ذکر ہے اور اسلامی قانون کو مکمل طور پر تحفظ دیا ہے تو سمجھتا ہوں کے اس کو اس طریقہ سے ترمیم کیا جائے کہ صوبائی اسمبلی کی نشست کے لیے قومی اور سینیٹ کی نشست کے لیے اُمیدوار کی اہلیت۔ تعلیمی قابلیت کی بجائے اہلیت کیونکہ تعلیمی قابلیت ہر ایک کے پاس ہے جناب اسپیکر یہاں پر ایک دلچسپ نکتہ اس وقت بدقسمتی سے پورے پاکستان میں معیار تعلیم نقل ہے۔ نقلی ڈگریاں سب کو ملتی ہیں۔ ہزار۔ ہزار اور پانچ پانچ سو میں میٹرک کی ڈگریاں ملتی ہیں۔ اگر ایک اسمبلی امیدوار اسمبلی کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے تو وہ ایک ہزار دیکر کسی ٹیچر کو یا کسی اور طریقہ سے اسے میٹرک یا دوسری ڈگری ملتی ہے۔ میرے خیال میں تعلیمی قابلیت کی بجائے اہلیت۔ کیونکہ اہلیت دو چیزوں پر مشتمل ہے ایک تو اہلیت کے معنی یہ کہ ہم اس وجہ سے اسمبلی کے ممبر بنے ہیں کہ ہم قانون سازی کریں۔ لیکن ہم کس چیز پر قانون بنائیں ہم اس چیز پر قانون بنائیں جو ہمارا نظریہ پاکستان ہے جس کیلئے پاکستان بنا ہے پاکستان کا جو اساسی نظریہ اسلام ہے۔ تو اہلیت کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسلامی نظام تعلیم

سے پوری طرح واقف ہو اور اہلیت میں دوسرا جزو یہ ہے کہ امیدوار کا کریکٹر شخصی زندگی اور اجتماعی زندگی پاک صاف اور ستھری ہو اور جناب اسپیکر یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے یہاں ہمارے قانون ساز اداروں میں اسمبلی سے لے کر پارلیمنٹ تک ہمارے قانون ساز اداروں کے اندر ایسے بدقسمت ممبر بیٹھے ہیں جو قانون شکن ہیں اور قانون کے مجرم ہیں قاتل بیٹھے ہیں اس لیے کم از کم تعلیمی قابلیت کی بجائے اہلیت ضروری ہونی چاہیئے اہلیت میں دو چیزیں اور دو جزاہم ہیں ایک پاکستان کا اساسی نظریہ کہ وہ اساسی نظریہ کا قائل ہو اور اس سے منحرف نہ ہو اور دوسری اہلیت کا یہ ہونا چاہیئے کہ اس کا کریکٹر اور عمل صاف ہونا چاہیئے کیونکہ میٹرک سے آپ اسلام نہیں جان سکتے ہیں اسلام کی جو شرعی ضروریات اور ضروری احکام ہیں وہ آپ نہیں جانتے ہیں اگر تعلیمی قابلیت کی بجائے اہلیت کا لفظ ڈال دیں کیونکہ یہ میٹرک پاس والے ایم اے پاس والے نہ تو وہ قانون بنا سکتے ہیں اور نہ ہی وہ خزانہ کے محافظ بن سکتے ہیں بلکہ یہ جو بڑی بڑی ڈگریاں لے کر وہ خزانے کی حفاظت کی بجائے پتہ نہیں یہ الفاظ معاف ہوں یا نہ ہوں مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے وہ ملک کے بڑے ڈاکو اور ملک کے چھاپہ مار ہیں۔ تو اصل مسئلہ ڈگری کا نہیں ہے اصل مسئلہ اہلیت کا ہے کہ وہ امیدوار جس کے پاس اہلیت ہو۔ اور اہلیت میں دو جزو ضروری ہونے چاہیئے ایک تو اساسی نظریہ کا موافق اور قائل ہو اور دوسرا اہم جزو یہ ہے کریکٹر اور عمل کے لحاظ سے شخصی اور اجتماعی زندگی کے حوالے سے صاف ستھرا ہونا چاہیئے تو تعلیمی قابلیت کی بجائے اہلیت کے دو جزو ہونے چاہیئے ہوں گے۔

جناب اسپیکر
سیٹر جان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ سعید ہاشمی صاحب

جناب سعید احمد ہاشمی (مشیر برائے وزیر اعلیٰ)
جناب اسپیکر اس قرارداد کی مخالفت کرنا تو میں سمجھتا ہوں کہ مشکل ہوگا۔ میں

بھی اس کی حمائیت کرتے ہوئے یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ مولانا عبدالباری صاحب نے فرمایا کہ قابلیت کی بجائے لفظ اہلیت آنا چاہیئے الیکشن سے پہلے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ وہاں وہ شخص جو قومی اسمبلی میں اُمیدوار بن کر میدان میں آتے ہیں قومی اسمبلی یا سینیٹ کے لیے ان کی اہلیت کے بارے میں قانون موجود ہے ان میں تمام شقیں موجود ہیں کہ وہ شخص پاکستان کے آئین کو مانے گا اور اس کا تحفظ کرے گا نظریہ پاکستان کو تسلیم کرے گا اور کریکٹر کے لحاظ سے معاشرے کا اچھا انسان ہوگا۔ اس نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا ہوگا۔ یہ تمام چیزیں موجود ہیں گو اس کی وضاحت نہیں کہ تعلیمی قابلیت کتنی ہونی چاہیئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اضافی چیز ہے جو شیر جان صاحب نے دی ہے اور ایک مثبت قدم ہے اگر ہم اس طرف بڑھیں تو معاشرے کے لیے بھی بہتر ہوگا اب دیکھنا ہے کہ قومی اسمبلی کی سطح پر کیا وہ اس ترمیم کو منظور کرتے ہیں اور آئین میں

ترمیم لاتے ہیں یا نہیں گو ہمارے وزیر قانون نے جس نکتہ کی وضاحت کی وہ نکتہ بھی ایسا ہے کہ اس پر بھی غور کرنا چاہیئے ہمارے اس قبائلی معاشرے میں اور پاکستان میں بھی اور دیگر صوبوں میں سندھ میں قبائلیت ہے فرنٹیئر میں بھی ہے۔ اور پنجاب میں بھی ایسے علاقے ہیں جہاں پسماندگی ہے جہاں تعلیم نہیں ہے وہاں وہ شخص جیسے بچپن میں تعلیم کا موقع نہ ملا ہو انہوں نے معاشرے میں ایسا مقام بنالیا ہے کہ وہ وہاں کے قائدھیں وہ اپنے علاقے کی قیادت کرتے ہیں اپنے معاشرے کی اپنے لوگوں کی اور اپنے تجربہ کی بناء پر اپنی تعلیمی قابلیت کے بغیر بھی اس قابل ہیں کہ انہیں ریپریزنٹ کرسکیں یہ نکتہ بھی غور طلب ہے لیکن مجموعی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کی ہمیں حمایت کرنی چاہیے ایک قدم ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے میٹرک کی قابلیت تو اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے میجارٹی حضرات کی ہے شیر جان صاحب کی اتنی بڑی ڈیمانڈ تو ہے نہیں۔

اس قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں اور یہ اسمبلی اس کو منظور کرے گی جہاں تک اہلیت کی بات ہے میں نے وضاحت کی وہ اہلیت کی شقیں موجود ہیں۔ جیسے مولانا عبدالباری صاحب چاہتے ہیں بالکل ہو بہو اسی طرح موجود ہیں۔ اگر انہیں دیکھ لیا جائے اگر ان میں آپ کوئی اضافہ چاہتے ہیں تو اس الفاظ پر بھی آئندہ کسی قرارداد میں بحث ہو سکتی ہے گو یہ کام نیشنل اسمبلی کا ہے ہمارا نہیں ہے ہماری تو ایک سفارش ہی ہے شکریہ۔

جناب اسپیکر سترام سنگھ صاحب

مسٹر سترام سنگھ

میں اس قرارداد کی حمایت اس لئے نہیں کروں گا کہ تعلیم کسی کی مقبولیت کا پیمانہ نہیں ہوتا ہے جس کو عوام چاہے اور جو عوام کی نگاہوں میں درجہ مقبولیت رکھتا ہے۔ ان مقدس اداروں میں ان کا حق بنتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب جیسے شیر جان صاحب نے میٹرک اور بی اے کا پیمانہ مقرر کیا ہے تو آج اس وقت ماشاءاللہ ڈگریاں دو دو ہزار میں مہیا ہیں۔ اہلیت اور قابلیت ایک خداداد چیز ہے میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر

مولانا عبدالواسع

مولانا عبدالواسع

جناب اسپیکر! اس قرارداد پر ساتھیوں نے بحث کی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میٹرک پاس کرنے سے اور تعلیم حاصل کرنے سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔ تعلیم دو طرح کی ہوتی ہے ایک ضرورت کے طور پر ہے اور دوسری تعلیم مقصد کے طور پر ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میٹرک پاس کرنا ڈگریاں حاصل کرنا یہ مقصد کے طور پر پیش نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ضروری

اور لازمی چیز جو ہے اسمبلی میں اور قوم کی نمائندگی کے لیے وہ اسلامی نظام تعلیم ہے۔ یعنی وہ شخص اللہ اور رسول اور قرآن شریف سے واقفیت رکھتے ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میٹرک بھی ہو بی اے۔ ایم اے بھی ہو جو بھی ڈگریاں حاصل کرے تو بہتر ہے۔

لیکن اس کے ساتھ یہ ضرور ہونا چاہئے مسلمانوں کی اسمبلی کے لئے اسلامی نظام تعلیم اور ادب سے واقفیت ہو اور اسلامی نظام کی تعلیم حاصل ہو تو جناب اسپیکر یہ قرارداد اس ترمیم کے ساتھ پاس کریں کہ اسلامی نظام تعلیم اس اسمبلی کے لئے لازمی اور ضروری ہے تو جناب اسپیکر آج اگر آپ اس ملک میں دیکھیں آج ہمارے ملک میں جو حالات ہیں اگر ہم وضاحت کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ تو اس ملک کے سب سے بڑے لیڈر اور اس ملک کے سب سے بڑے خائن ایم اے اور بی اے پاس اور فلاں فلاں کالجوں سے پاس ہونے والے اشخاص ہیں میں ہر شخص کے متعلق تو نہیں کہہ سکتا ہر شخص میں اخلاقی برتری ہوتی ہے لیکن جو اللہ اور اس کے رسول سے ناواقف ہو وہ اس ملک کے لیڈر ہیں آج اس ملک میں جتنی بھی خرابیاں ہیں وہ اس ڈگریوں کی وجہ سے ہیں۔ بلکہ جناب اسپیکر جیسا کہ جناب ستر ام سنگھ صاحب نے فرمایا ہے کہ ڈگریاں حاصل کرنا کیا مشکل ہے پانچ یا پانچ ھزار میں حاصل کر لیتے ہیں آج بھی اس اسمبلی میں ایک منسٹر موجود ہے کہ انہوں نے پانچویں تک اسکول میں نہیں پڑھا ہے لیکن انہوں نے میٹرک کی سند حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ سند بھی مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے اپنی جگہ پر امتحان دینے کے لئے کسی کو بٹھایا تھا۔ تو اب کے پاس سند ہے لیکن انہوں نے ایف۔ اے تک سیپارہ نہیں پڑھا ہے۔ تو جناب اسپیکر یہ ڈگری تو حاصل کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ کوئی ایسی شرط نہیں ہے جو آپ لوگ اس کے لئے رکھیں بلکہ یہاں پر جو قانون سازی ہوتی ہے مسلمان کی اسمبلیوں میں۔ وہ قرآن و سنت کی قانون سازی ہوتی ہے مسلمانوں کا اپنا نظام ہوتا ہے اس نظام کے لئے قرآن و سنت کی

تعلیم ضروری ہے۔ تو جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی اس حد تک تو حمایت کرتا ہوں کہ اسلامی نظام حاصل ہو وہ اسلامی مدارس کی سند جس کے پاس ہو وہ اس اسمبلی کے رکن بن سکتے ہیں اس قوم کے نمائندہ بن سکتے ہیں۔ کیونکہ جو جو قرآن و سنت سے واقفیت رکھتے ہوں وہ ملک کے غدار کبھی نہیں بن سکتے ہیں اس کا کریکٹر بھی اچھا ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر اس نے جو ڈگری بھی حاصل کیا وہ بھی اچھا ہے تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری ہے انگریزی ہے اردو ہے چینی ہے منطق ہے جو بھی تعلیم ہو اس کا حاصل کرنا اچھا ہے لیکن ضروری چیز یہ ہے کہ اسلامی نظام تعلیم کی ڈگریاں حاصل کرے پھر وہ اس اسمبلی کے ممبر بن سکتے ہیں اس ایوان کے ممبر بن سکتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی قانون سازی کے لئے قرآن و سنت سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے اس کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے۔ شکریہ

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب یہ جو ہمارے غیر مسلم ہیں ان کے لئے کونسی ڈگری ہونی چاہیئے۔ ؟

مولانا عبدالباری۔ جناب والا اس بارے میں میں آپ سے پوچھتا ہوں جب آپ بھائی ارجن داس صاحب سے حلف لے رہے تھے۔ تو انہوں نے اسلامی نظریہ کا حلف اٹھایا تھا تو اس دن میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ جب وہ اسلامی نظریہ کا حلف اٹھا رہے ہیں کیا یہ مسلم ہیں یا نان مسلم۔ اگر مسلم ہیں تو انہوں نے کونسا سیٹ جیتا ہے ؟ اور اگر نان مسلم ہے تو آپ نے اس کو اسلامی نظریہ کا حلف کیوں دیا ہے بے ادبی معاف آپ نے اسے یہ حلف کیوں دیا ہے۔ ؟

جناب اسپیکر جناب بچکول صاحب

جناب بچکول علی (وزیر ماہی گیری) جناب اسپیکر۔ ہمارے مولانا صاحب نے حلف کے بارے میں کہا ہے کہ ہمارے آئین کے شیڈول میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کہ نان مسلم کے لئے کونسا حلف ہونا چاہیئے جو انہوں نے نمونے بنائے ہیں پاکستان کی جو فلاسفی ہے اس پہ ان کو حلف دیا جائے تو باقی رہا شیر جان صاحب کی قرارداد کا مسئلہ۔ اس سلسلے میں کچھ باتیں ہیں مولانا صاحب نے فرمایا کہ جو تعلیم ہو وہ اسلامی ہو میرے خیال میں ہم سب کو پتہ ہے اسلامی نظریاتی کونسل پلس فیڈرل شریعت کورٹ یہاں ہے اس میں یہ کلیئر کٹ دیا گیا ہے کہ جو قانون اسلامک انجونکشن کے خلاف ہو انہیں فیڈرل شریعت کورٹ خود بھی رکیٹی فائی کر سکتا ہے اور ہر چیز کہ قانون بنانے کے جو اختیارات ہیں وہ اسمبلی کو ہیں لیکن پاکستان نے فیڈرل شریعت کورٹ کو اضافی اختیارات بھی دیئے گئے ہیں یہاں مولانا صاحب جو فرما رہے ہیں اس سلسلے میں کوئی خوف نہیں ہونا چاہیئے باقی رہا وہ جو کہتے ہیں کہ اسلامی نظام کی تعلیم ضروری ہے میرے خیال میں تعلیم کے بارے میں ایک ویل ورڈ رائٹر Well word writer صاحب نے خوب کہا ہے تعلیم حاصل کر کے انسان دو چیزیں حاصل کرے گا یعنی Claver and wise پاکستان اور اس صوبے کی جو تعلیم ہے ہم کلیور Claver تک تو پہنچ چکے ہیں۔ جو وائز wise ہیں یا وزڈم wisdom ہے اس حد تک ہم لوگ نہیں آتے ہیں اگر ہم تعلیم یافتہ ہو بھی جائیں اگر ہم کلیور کی بنیاد پر قانون سازی کر لیں تو وہ میرے خیال میں وہ گروہی ہوگا۔ یا جو اپنے مفادات ہونگے اس سے متعلق ہوگا اور جو لوگ قانون بناتے ہیں ہمارا جو ۱۹۷۳ء کا آئین ہے وہ مرحوم وزیراعظم بھٹو نے بنایا تھا اور بھٹو دور کے اسمبلی BHUTTO WAS FIRST LEARNED LEGISLATURE.

اس نے پاکستان کو آئین کیا دیا ہے ہر چند کہ اس کو ایک پڑھے لکھے اور تعلیم یافتہ شخص نے بنایا تھا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم یہاں جو تعلیم کی بات کر رہے ہیں ایک ہمارے سی ایس ایس آفیسر۔ اس کی فلاسفی تو یہ ہو کہ اسکی وزڈم زیادہ ہو وہ زیادہ لرنڈ ہو لوگوں کی زیادہ خدمت کرے لیکن اسکی بھی تعلیم کلیور پر ہے کہ میں کس طرح اس سیٹ آ جاؤں اور میں کس طرح اسے ایکسپلائیٹ کر لوں دوسری بات یہ ہے کہ ہم پاکستان کے ان حالات کو مدنظر رکھیں کہ یہاں جو تعلیم کا ریشو ہے وہ کتنی ہے۔ اور یہاں ہم دیکھیں کہ ہمیں ووٹ دینے والے کون ہیں۔ WE ARE THE AGENT OF THE ILLITRATE PERSON.

اگر تعلیم خود عام ہو گئی تعلیم زیادہ ہو گی تو یہ انکی بصیرت پہ ہے۔ اگر ہم یہ قدغن لگا دیں گے کہ صرف ایم پی اے کو تعلیم یافتہ ہونا چاہیئے ہمارے جو تعلیم یافتہ لوگ ہیں ان کی بھی سوچ اپنے مفادات تک ہوتی ہے میں کہتا ہوں یہ فیصلہ عوام پہ چھوڑ دیں جیسا کہ عوام میں شعور ہو گا جو تعلیم یافتہ ہو وہ اپنے مفادات تک نہ سوچے

دوسری بات یہ ہے یہ ایک فیڈرل گورنمنٹ کا اشو Issue ہے وہ خود ہی اس کو ٹیکل tackle کرے یہاں صرف بحث مباحثے کے لئے تو اچھا ہے۔ کہ ہم یہ کہیں کہ یہاں تعلیم یافتہ لوگ آ جائیں اور اس کے لئے ہم امریکہ کے آئین کا بیک گراؤنڈ دیکھ لیں پہلے جو سینیٹر ہوتے تھے وہ سارے لینڈ لارڈ اور انڈسٹریلیسٹ ہوتے تھے لیکن بعد میں وہاں عوام کو خود شعور آیا کہ وہاں پر جتنے سینیٹر ہونگے۔ وہ ریٹائرڈ پروفیسر ہونگے یہ پراسس ہے اور یہ ادارے خود بخود اپنے پراسس میں گروتھ کر لیں یہ جو اپنے پراسس میں گروتھ کریگا وہ بہت اچھا ہوگا۔

جناب اسپیکر ۔ سردار اختر مینگل صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل۔ جناب والا۔ سید شیر جان صاحب کی قرار داد
کی مخالفت تو نہیں کرتے ہیں۔ اسکی ہمیں بھی حمایت کرنی پڑے گی۔ تعلیم کے بارے میں
جو شرط رکھی گئی ہے۔ کہ صوبائی اسمبلی کا جو ممبر ہو وہ میٹرک پاس ہو اور جو ایم۔ این۔ اے ہو وہ
گریجویٹ ہو میں نے جیسا کہ کہا اس قرار داد کی مخالفت نہیں کرتے ہیں تو اس سے بہتر
یہ ہے کہ صوبائی حکومت اس بات پر توجہ دے معیار تعلیم جو ہے اس صوبے کا اور اس ملک
کا اس کو بہتر بنایا جائے تعلیم کو عام کیا جائے ہر شخص کو تعلیم کی سہولت میسر ہو پھر میرے
خیال میں یہ مسئلہ نہیں رہ جاتا ہے تعلیم کی جو ڈگریاں جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا ہے
کہ پانچ پانچ ہزار یا دس دس ہزار میں ملتی ہیں۔ گریجویشن کی ڈگریاں وہ بھی رجسٹرڈ شدہ
وہ آپ کو دس دس ہزار میں مل جاتی ہیں اسمبلی میں جب ممبران پہنچ جاتے ہیں اور جو حلف اٹھاتے
ہیں ڈگریاں بھی حاصل کرنا ان کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے میں کہتا ہوں تعلیم قابلیت
کے ساتھ ساتھ اس صوبے کے ساتھ وفاداری اور اس صوبے کے عوام کے ساتھ ایمانداری
کی ڈگری ہونی چاہیئے ہمارے بیوروکریٹس کو دیکھیں جو ایوان میں بھی بیٹھے ہیں وہ سب سے تعلیم
یافتہ ہیں کرپشن کے راستے وہی بتاتے ہیں اور بیوروکریٹ نکالتے ہیں قانون سازی
چاہے صحیح ہوتی ہے یا غلط ہوتی ہے وہ انہیں بیوروکریٹس کے ہاتھوں سے نکلتی ہے سب
سے زیادہ معیار تعلیم ان کا ہے لیکن یہ بھی ہے کہ آئین کو سیدھا کرنا یا ٹیڑھا کرنا ان کے بائیں
ہاتھ کا کھیل ہے صرف تعلیمی قابلیت کے ساتھ ساتھ ان کا صوبے کے عوام کے ساتھ ساتھ
جذبہ بھی ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے عوام کے ساتھ جب ان سے ووٹ لے کر آتے ہیں
وہ مخلص ہوں میرے خیال میں اس قرار داد کی مخالفت تو کوئی نہیں کرے گا اگر کسی نے
مخالفت کی تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ تعلیم یافتہ نہیں ہے اس کی جناب اسپیکر ہم حمایت کرتے ہیں
اور صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت معیار تعلیم کو بہتر بنائے

جناب اسپیکر۔ قرارداد ۹۵ کے متعلق دو ترامیم آئی ہیں ایک مولانا باری صاحب کی ہے کہ صوبائی قومی اسمبلی کی نشست کے لئے تعلیمی قابلیت کی بجائے امیدوار میں اہلیت ہونی چاہیئے۔ جو اس ترمیم کے حق میں ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ کیونکہ اس ترمیم کو مطلوبہ ووٹ حاصل نہیں ہوئے ہیں اس لئے قرارداد کا حصہ نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ (ترمیم نامنظور ہوئی)

جناب اسپیکر:۔ دوسری ترمیم مولانا واسع صاحب کی ہے۔ کہ اسلامی نظام تعلیم سے واقفیت ہونی چاہیئے۔ جو اس ترمیم کے حق میں ہیں۔ وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں کیونکہ اس ترمیم کو مطلوبہ ووٹ حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے قرارداد کا حصہ نہیں بنایا جا سکتا ہے

(ترمیم نامنظور ہوئی)

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ اس قرارداد نمبر ۵۹ کو منظور کیا جائے؟ جو اس قرارداد کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں مطلوبہ ووٹ حاصل نہیں ہوئے اس لئے قرارداد نامنظور ہوئی

(قرارداد نامنظور کی گئی)

جناب اسپیکر:۔ اب مولانا عبدالباری صاحب اپنی قرارداد نمبر ۴۴ ایوان میں پیش کریں۔

مولانا عبدالباری:۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ہر سال حج پرواز کے طرح عمرے کیلئے

بھی پی۔آئی اے کی براہ راست پروازیں کوئٹہ سے اسی سال شروع کی جائیں تاکہ بلوچستان کے عازمین کو عمرہ کے سفر میں آسانی میسر آسکے۔

جناب اسپیکر قرارداد یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ہر سال حج پروازوں کے طرح عمرے کے لئے بھی پی۔آئی اے کی براہ راست پروازیں کوئٹہ سے اسی سال شروع کی جائیں تاکہ بلوچستان کے عازمین کو عمرہ کے سفر میں آسانی میسر آسکے۔

آوازیں۔ قرارداد منظور ہے۔ منظور ہے۔

مولانا عبدالباری :۔ جناب منظور تو ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب کوئی وفد لے جائیں اسلام آباد پہنچ کر وہ انہیں منوائیں پھر ٹھیک ہے۔

جناب کچکول علی (وزیر ماہی گیری) اس میں جناب کچھ چیز مبہم ہے کہ ہر سال حج کے بعد عمرہ شروع ہو جاتا ہے اگر جناب عمرہ والوں کے لئے کوئی مہینہ یا ٹائم فکس کرلیں تو اچھا ہے بصورت دیگر عمرہ تو ہر ایک کی صوابدید پر ہے میں کل جاؤں پرسوں جاؤں پھر میں پی آئی اے والوں کو کہوں کہ فلائیٹ کا بندوبست کریں۔ اور میرا فلاں رشتہ دار جا رہا ہے اس کیلئے فلائیٹ کا بندوبست کریں بہتر ہے اس کیلئے پھر ٹائم بھی ہو۔

مولانا عبدالباری۔ جناب مذاق نہ اڑائیں۔ تربت کا حج نامنظور ہے۔

جناب اسپیکر اب سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب اسپیکر اب اجلاس کی کارروائی مورخہ ۲۴ ستمبر تین بجے سہ پہر تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے

(اجلاس کی کارروائی چار بجکر پانچ منٹ پر ۲۴ ستمبر سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگئی)